اناڑی پیا

صائمہ قریشی

> میں چاہتا نہیں تھا اسے لاجواب کرنا
> ورنہ جواب میرے پاس اس کے ہر سوال کا تھا
> اس کی جیت سے ہوتی ہے خوشی مجھ کو
> یہ جواز میرے پاس اپنی ہار کا تھا

"سنیں......" وہ محبت پاش نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں کیا ہوا؟" قدآور آئینے کے سامنے کھڑا بلیک جینز اور سی بلیو شرٹ پہنے کف لنکس کو سیٹ کرتے ہوئے اس نے آئینے سے جھانکتے اس کے دلکش عکس کو دیکھا۔ بلیک جارجٹ کی لونگ شرٹ جس پر نہایت خوب صورتی سے سفید نگینے آویزاں تھے کرل بالوں کو کیچر میں انتہائی بے ترتیبی سے یوں قید کیا تھا کہ اس کے انتہائی سادہ سے حسن کو چار چاند لگا کر اس کی زینت کو بڑھا رہے تھے۔ اپنا من پسند پرفیوم اٹھا کر اس کی طرف پلٹا اور ہوا میں پرفیوم چھڑکا تو وہ شرمگین مسکراہٹ کے ساتھ یک لخت ایک قدم پیچھے ہٹی تو دوسرے پل اس کا قہقہہ بھی اس خوش بو میں بکھر گیا۔

"آپ شاید کچھ کہنا چاہ رہی تھیں۔" اس کے سراپا پر ایک گہری نظر ڈال کر اس نے پوچھا۔

"وہ......میں پوچھنے آئی تھی کہ......"

"کہ......؟" وہ جھجکی تو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی ٹائی اٹھا کر گلے میں لٹکائی اور اس سے مخاطب ہوا۔

"کہ کیا آپ کی ٹائی کی ناٹ میں سیٹ کروں؟" انگلیوں کو مروڑتے نظریں جھکائے اس کی انوکھی فرمائش پر وہ اس کی طرف بڑھا۔

"ارے جناب آپ کو حق ہے، جی بھر کر، دل کھول کر جتاؤ۔" اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ کر شریر نظروں سے اسے دیکھا۔

"لیکن ایک اور ذمہ داری بھی لینی پڑے گی۔" ٹائی کے دونوں سرے اس کے ہاتھوں میں پکڑاتے ہوئے وہ بولا تو اس نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا۔

"کون سی ذمہ داری......؟" ساری توجہ ٹائی کو سیٹ کرنے میں لگائے اس سے استفسار کیا۔

"وہ یہ کہ......"

"بھابی...... بھابی......" یک لخت ہی اس آواز نے اس کو بدمزہ کر دیا تھا۔

"بھابی......"

"حنین کون سی ذمہ داری پلیز جلدی بول دیں۔" مسلسل آتی آواز پر اس کے حواس بحال ہو چکے تھے لیکن وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔

"بھابی جاگو ناں...... کون سے گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہی ہو۔" وہ اسی طرح آنکھیں میچے اپنے آپ کو مکمل حواس میں آنے سے روک رہی تھی کہ زرفین نے اس کو جھنجھوڑا۔

"زرفین! آج تمہارا خون پی جاؤں گی۔" وہ جھلا کر اٹھی اور بیڈ پر اپنے ساتھ بیٹھی زرفین کو خونخوار نظروں سے دیکھ کر بولی۔ کھلی آنکھوں کے باوجود اس کا تجسس برقرار تھا۔

"کیوں کیا ہوا؟" زرفین متعجب نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں حنین کو دیکھ رہی تھی۔" سائیڈ پر رکھے بیڈ کشن کو گود میں رکھتے ہوئے وہ منہ بسور کر بولی۔

"واٹ......؟" زرفین حیرت سے چیخی۔

"خواب میں......؟" زرفین آنکھیں پھیلائے اس سے پوچھنے لگی۔

"ہاں، اب کوئی خواب میں آجائے تو اس کو نکالا تو نہیں جاسکتا ناں کہ جاؤ بھئی ابھی ابھی تو یہاں سے گئے ہو اب خواب سے بھی جاؤ۔" فاطمہ مزید گویا ہوئی تو زرفین کا قہقہہ بلند ہوا۔

"حنین مجھے کچھ کہنے لگے تھے لیکن تم نے تو جیسے قسم کھا رکھی ہے جیسے ہی میں گہری نیند میں جاؤں تم وہاں آ کر مجھے جگا دو۔" فاطمہ ابھی تک بدمزہ ہوئی بیٹھی تھی جبکہ زرفین دل کھول کر ہنس رہی تھی۔

"قسم لے لو پیاری بھابی جان! مجھے آپ کی پرائیوسی میں دخل دینے کا کبھی بھی کوئی شوق نہیں، مجھے اگر ایک فیصد بھی پتا ہوتا ناں کہ بھائی خواب میں آپ سے کوئی خاص گفتگو فرما رہے ہیں تو میں کبھی بھی آپ کو یوں چیخ چیخ کر جگانے کی جسارت نہ کرتی۔" زرفین اس کی طرف دیکھتی ہوئی شرارت سے بولی تو فاطمہ نے نہایت ناگواری سے اسے دیکھا۔

"سوسوری ناں......" وہ اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ کر باقاعدہ کان پکڑے معافی مانگنے لگی۔

"اچھا رہنے دو اب۔" فاطمہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"تو پیاری بھابی جان!"

"یار یہ تم مجھے بھابی کہنا بند کرو۔" فاطمہ نے بیڈ پر سے اٹھتے ہوئے اچھے خاصے جھنجلائے ہوئے لہجے میں اس کو منع کیا۔

"لیکن کیوں بھابی جان!" زرفین ابھی تک شرارت کے موڈ میں تھی۔ "اوکے اوکے اب نہیں کہتی بھابی جان!" فاطمہ نے جاتے جاتے پلٹ کر دیکھا تو زرفین اس کے خطرناک تیوروں سے گھبرا کر بولی۔

"ویسے بھائی جان کہہ کیا رہے تھے؟" زرفین کی آنکھوں میں ناچتی شرارت کو اس نے حیرت

سے دیکھا۔
''کچھ نہیں۔'' فاطمہ ابھی تک اسی بے دلی کی کیفیت میں تھی۔
''زرفین سنو۔'' روم فریج سے پانی کی بوتل نکال کر زرفین سے مخاطب ہوئی تو ڈائجسٹ کے صفحے پلٹتے ہوئے زرفین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔
''کیا حنین شروع سے ہی ایسے ہیں؟'' پانی کی بوتل کا ڈھکن کھول کر پانی پیتے ہوئے اس سے پوچھا۔
''ایسے مطلب......؟'' زرفین نے حیرت سے پوچھا۔
''بورنگ اور لیزی۔'' وہ زیر لب بڑبڑائی۔
''کیا کہا؟'' زرفین تک اس کی آواز نہ پہنچی تھی۔
''جیسے ہیں ویسے اور کیسے بھلا......'' وہ بے زاری سے بولی۔
''ہاں بھائی سنجیدہ اور سوبر ہیں۔''
''جسے تم سنجیدہ اور سوبر کہہ رہی ہو ناں سیلس، انگلش میں اسے بورنگ اور لیزی کہتے ہیں۔''
''ہاہاہا...... سیلس انگلش۔'' زرفین کوشش کے باوجود اپنا قہقہہ نہ روک سکی۔
''بھائی تک آپ کے یہ خیالات پہنچ گئے تو ان کی سنجیدگی دوگنا اور بڑھ جائے گی۔ اس لیے پیاری بھابی جان جذبات پر قابو رکھو اور اپنی اس پیاری سی نند کے ساتھ شاپنگ کا پروگرام فائنل کرو۔'' زرفین اس کی ناگواری کے مصنوعی پن سے اچھی طرح واقف تھی اس لیے اس کے کڑے تیوروں کو اہمیت دیے بنا شاپنگ کے پروگرام کا پوچھا۔
''پروگرام تو فائنل ہے لیکن میں نے ابھی تک حنین سے پوچھا ہی نہیں۔'' فریج کے اندر جھانکتے ہوئے فاطمہ آہستگی سے بولی تو زرفین نے سر پیٹ لیا۔
''پروگرام تو فائنل ہے جب بھائی سے پوچھا ہی نہیں تو......؟'' زرفین دانت پیستے ہوئے بولی۔
''تو اب میں کیا کروں، تمہارے سنجیدہ اور سوبر بھائی کوئی کمفرٹ لیول دیں بھی نہ تو میں کیا خاک خود سے پروگرام فائنل کرتی۔'' فاطمہ ہاتھ مروڑتے ہوئے منمنائی۔
''فاطمہ تم بھی ناں حد درجہ کی بے وقوف ہو۔'' زرفین نے دہائی دی۔
''ہائے اللہ! ذرا ادب سے، بھابی ہوں تمہاری۔'' فاطمہ منہ بسورتے ہوئے تنبیہی انداز میں بولی۔
''بھابی ہو تو کیا ہوا، ہو تو بے وقوف ناں۔'' زرفین مسکراہٹ دباتے ہوئے اس کو چھیڑنے لگی۔
''ویسے اگر آپ فلیش بیک میں جاؤ ناں تو ابھی کوئی پندرہ بیس منٹس پہلے آپ نے منع کیا ہے کہ آپ بھابی نہیں ہو۔'' زرفین نے اس کی تاثرات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے یاددہانی کرائی۔
''میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ نہیں ہوں، میں نے کہا تھا بھابی کہو نہ۔'' فاطمہ نے اپنی اسٹیٹمنٹ کی وضاحت دی تو زرفین ہنسنے لگی۔
''ماننا پڑے گا' ایک اناڑی اور ایک محبت کا بیوپاری' رب نے بنادی دی جوڑی۔ پتا نہیں تم دونوں کی نیا کیسے پار لگے گی۔'' زرفین نے اس کے الجھن آمیز تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا۔
''پلیز زرفین! میں پہلے ہی ٹینشن میں ہوں، حنین اب صرف مجھے خواب میں ہی اچھے لگتے ہیں۔'' فاطمہ بے بسی سے اس کی طرف دیکھ کر بولی تو اس کے آخری لفظوں پر زرفین کا بے ساختہ قہقہہ اس کو شرمندہ کر گیا۔
''ٹینشن نہ لو مائی ڈیئر سویٹ بھابی جان! بلکہ خوش ہو کہ بھائی کہیں تو اچھے لگتے ہیں ناں۔'' زرفین کی چھیڑ چھاڑ جاری تھی' وہ اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر شوخ لہجے میں بولی تو فاطمہ نے سر گھما کر اسے گھورا۔
''ان شاء اللہ جلدی ہی بھائی آپ کو جاگتی آنکھوں سے بھی اچھے لگیں گے' آمین۔''
''ثم آمین۔'' فاطمہ بولی تو زرفین اس کی معصومیت پر مسکرانے لگی۔

''ویسے شوہر کو اتنا بھی شرافت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کہ نٹ کھٹ سی بیگم خوامخواہ اپنے ادنیٰ سے احساسِ شرافت سے ہی محروم ہوجائے اور اپنے آپ کو مجرم سمجھنے لگے۔'' فاطمہ منہ بسور کر بولی۔

''یار حد ہوتی ہے ناں' کبھی جو اس بندے نے کوئی مذاق کی بات کی ہو' قسم سے میں تو حنین کے سامنے ہر وقت شرمندہ سی رہتی ہوں۔'' زرفین نے فاطمہ کی دوسری بات پر ضبط کا دامن چھوڑ کر زوردار سا قہقہہ لگایا کہ آنکھوں سے پانی بہنے لگا اور پیٹ میں بل پڑ گئے۔

''اتنی شرافت بھی بالائے جان ہی ہوتی ہے۔'' فاطمہ اس کو گھور کر رہ گئی جبکہ زرفین مسلسل اس بات سے لطف اندوز ہورہی تھی۔ یہ تو فاطمہ کا معمول تھا ساری شکاتیوں کی پٹاری زرفین کے سامنے کھولتی اور پھر زرفین کے مفت مشوروں سے مستفید ہوتی۔

❁.......❁.......❁

فاطمہ نہایت شوخ و شنگ قسم کی لڑکی تھی' زرفین اور فاطمہ ہم عمر تھیں اور دونوں کی خوب دوستی تھی۔ دوستی نبھانے کی ساری کوالٹیز دونوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں اور انہی اچھی عادات کے باعث فاطمہ' زرفین کی فیملی کا حصہ بھی بن گئی۔ دونوں نے اسکول و کالج کے زمانے ایک ساتھ گزارے' ایک ہی محلے میں رہنے کی وجہ سے دونوں گھرانوں میں آنا جانا بھی باقاعدگی سے ہوتا تھا۔ البتہ فاطمہ فوراً اپنی باتوں سے سامنے والے کو اسیر کرلیتی تھی۔ حنین' زرفین کا بھائی جو بقول فاطمہ کہ اتنا سڑیل انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ حنین' زرفین کے مقابلے میں سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے رکھتا اور اپنی الگ نیچر کے باوجود زرفین سے اس کی دوستی تھی لیکن فاطمہ سے چاہنے کے باوجود اس کے ساتھ فرینکنس نہ بڑھا سکا۔ ہاں دل میں اس کے لیے ایک خاص جگہ بن گئی اور وقتاً فوقتاً اس کی اپنی طرف اٹھتی نگاہوں سے فاطمہ زیادہ عرصہ تک انجان نہ رہ سکی اور پھر گاہے بگاہے فاطمہ' حنین کی نظروں کی چوری پکڑنے لگی سنجیدہ سے حنین نے کبھی موقع نہ دیا کہ براہ راست اس سے پوچھ سکے اور من ہی من میں اس کو برا بھلا کہتی رہتی۔

موسم انتہائی خوش گوار تھا' فاطمہ اور زرفین آنگن میں لگے جھولے پر بیٹھی خوش گپیوں میں مشغول تھیں۔ حنین گارڈن کے کونے میں رکھی چیئرز پر لیپ ٹاپ رکھے اور ساتھ کچھ فائلز کا ڈھیر لگائے بیٹھا اپنے کام کے ساتھ ساتھ ان کی کھلکھلاہٹ سے لطف اندوز ہورہا تھا اور ان کی طرف اٹھتی اس کی نظریں فاطمہ کی زیرک نگاہ سے بچ نہ سکی۔

''سن زرفین......'' یک دم جھولے کو روک کر فاطمہ نے رازدارانہ انداز میں زرفین کی طرف دیکھا اور مخاطب ہوئی۔

''ہاں کیا ہوا؟'' زرفین نے متعجب نظروں سے فاطمہ کو دیکھا۔

''مجھے کچھ شک ہورہا ہے۔'' وہ باقاعدہ جاسوسی انداز میں انتہائی دھیمی آواز میں بولی۔

''شک...... کس پر؟'' زرفین پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

''حنین صاحب پر۔''

''کیا...... حنین صاحب کون ہیں؟'' زرفین حیرت سے چیخی۔

''ششش...... آہستہ بولو۔'' فاطمہ نے اس کی طرف دیکھ کر اس کو خاموش کیا۔

''کس طرح کا شک ہے؟'' زرفین نے اچنتی نظروں سے فاطمہ کو دیکھ کر دوبارہ پوچھا۔

''مجھے شک ہے یہ کہیں دل ول ہار بیٹھے ہیں۔'' فاطمہ مکمل رازداری سے اس سے مخاطب تھی۔

''ہیں...... کیا؟'' زرفین نے یک لخت لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر انگلیاں چلاتے مصروف سے حنین کو دیکھا۔

''اُف او...... ڈفر لڑکی! ادھر نہ دیکھو ناں ان کو پتا چل جائے گا' ہم ان کے بارے میں باتیں کررہے

ہیں۔'' فاطمہ نے زرفین کو ڈپٹتے ہوئے کہا۔
''تمہیں یہ بیٹھے بٹھائے بھائی پر اس طرح کے شک کیونکر ہونے لگے؟'' زرفین مشکوک نظروں سے اس کو گھورتے ہوئے اس سے استفسار کیا۔
''جس طرح وہ اچانک مسکرانے لگتے ہیں' کام کرتے کرتے کھو جاتے ہیں اس سے اندازہ ہوا مجھے اور جس طرح مجھے گھورتے ہیں...... آخری جملے کی بڑبڑاہٹ زرفین تک نہ پہنچی تھی۔
''ہاہاہا...... خیر تو ہے بڑا تفصیلی جائزہ لیا جارہا ہے۔'' زرفین نے مدھم شریر مسکراہٹ کو ہونٹوں پر سجاتے ہوئے اس سے پوچھا۔
''خیر ہے ویٹ میں بھی آئی۔'' باتیں کرتے کرتے یک دم وہ جھولے سے چھلانگ لگا کر اتری اور حنین کی طرف بڑھ گئی۔
''اُف اس مست ملنگ کا کیا ہوگا۔'' زرفین نے اس کی جلدی بازی پر حیرانی سے گہرا سانس لیا اور جھولے کو مزید بلند کرنے میں مصروف ہوگئی۔

❁......❁......❁

کیا کررہے ہیں آپ؟'' اس کو اپنی طرف آتا دیکھ کر حنین کی حرکت کرتی انگلیاں رک چکی تھیں لیکن ہاتھ ابھی تک کی بورڈ پر جمے تھے۔
''کچھ خاص نہیں' بس وہی روٹین کا کام۔'' وہ اپنے مخصوص لیے دیئے انداز میں بولا تو ہمیشہ کی طرح اب بھی فاطمہ اس کے روکھے پھیکے ایکسپریشن پر بھونچکا کر رہ گئی۔
''یہ روٹین کا کام کہیں لڑکیوں سے چیٹنگ کا تو نہیں۔'' حنین کے لیپ ٹاپ اسکرین کو گرائی تو اس کی شرارت کی رگ پھڑکی۔
''واٹ...... تمہارا دماغ سیٹ ہے؟'' حنین یہ الزام برداشت نہ کرسکا یک لخت ہی تیز لہجے میں بولا۔
''چوری پکڑے جانے پر چور ہمیشہ ایسے ہی ری ایکٹ کرتا ہے۔'' ٹیبل پر رکھے چپس کے پیکٹ کو اٹھاتے ہوئے انتہائی بے پروائی سے اس کو مزید زچ کرنے لگی۔
''دیکھو میں اس طرح کی چیپ حرکتیں نہیں کرتا۔'' اس کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ چھینتے ہوئے چڑ کر بولا۔
''اچھا تو پھر مجھے دیکھ کر لیپ ٹاپ کیوں آف کردیا۔''
''آف نہیں کیا ہے' اسکرین ڈاؤن کی ہے۔'' وہ ضاحت دینے لگا تو فاطمہ کھل کر مسکرائی۔
''واٹ ایور......'' بے نیازی عروج پر تھی وہ اس کو اسی طرح متعجب چھوڑ کر واپس زرفین کی طرف بڑھنے لگی۔
''رکو......'' اس کی آواز پر اس کے بڑھتے قدم یک لخت رک گئے۔ وہیں سے پلٹ کر دیکھا تو چہرے پر کھلتی شوخ مسکراہٹ دیکھ کر حنین بے اختیار نظریں چرا گیا۔
''یہ پڑھو......'' وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین کی طرف اشارہ کرکے بولا تو فاطمہ متجسس نظروں سے اسے گھورتی دوبارہ اس کی طرف بڑھی اور دوسرے پل نظریں لیپ ٹاپ کی اسکرین پر جمادیں۔
''جب مرد کہتا ہے کہ وہ عورت کے لیے چاند تارے توڑ کر لاسکتا ہے تو عورت جانتی ہے کہ یہ دعویٰ ممکنات میں شامل نہیں پھر بھی وہ اس پر یقین کرتی ہے لیکن درحقیقت وہ ان لفظوں پر نہیں ان کے پیچھے چھپے جذبات پر ایمان لاتی ہے۔ چاند تارے اس پیار کا نام ہے اس عزت کا نام ہے جو عورت چاہتی ہے اور مرد کو دنیا چاہیے۔'' فاطمہ کی متحیر نظریں یہ پڑھنے میں دائیں بائیں حرکت میں تھیں اور حنین کی متبسم نظریں اس کے سراپا میں الجھی تھیں۔
''واہ بھئی واہ...... کمال ہے' یہ آپ نے لکھا ہے؟'' بے اختیار تعریفی کلمات ادا کرتے اس سے استفسار کیا۔
''تمہیں کیا لگتا ہے؟'' جواب دینے کی بجائے اسی سے پوچھا۔
''میں نے تو نہیں سوچا کہ مجھے کیا لگتا ہے۔'' اس

سے زیادہ فاطمہ اس بات پر حیران ہورہی تھی کہ حنین اس کے ساتھ بھی کچھ شیئر کرسکتا ہے اور حنین کے لیے بھی اس لمحے اپنا آپ انتہائی حیران کن تھا۔ دونوں کی سوچیں اسی ایک نقطے کے گرد گھوم رہی تھیں کہ حنین نے کیسے فاطمہ سے اپنا کچھ لکھا ہوا شیئر کرلیا۔

''اچھا سوچ لو کیا لگتا ہے پھر بتا دینا۔'' حنین اسکرین کو ڈاؤن کرتے ہوئے پھر سے اسی سنجیدگی سے بولا تو وہ جو انہماک سے نظریں جمائے ایک ایک لفظ پر غور کررہی تھی یک دم چونکی۔

''شاید آپ نے ہی لکھا ہوگا لیکن......'' وہ پُرسوچ انداز میں گویا ہوئی۔

''لیکن......؟'' حنین نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

''آپ کو دیکھ کر لگتا نہیں کہ آپ بادام کثرت سے کھاتے ہوں گے۔'' مسکراہٹ دباتے ہوئے فاطمہ نے اس کی ذہانت پر طنز کیا۔

''سرورق دیکھ کر کتاب کے بارے میں رائے قائم نہیں کرنا چاہیے۔'' اس کے استہزائیہ انداز پر حنین نے سنجیدگی سے کہا اور دوبارہ مصروف ہوگیا تو چند پل اس کی طرف دیکھتے رہنے کے بعد فاطمہ پھر واپس پلٹی۔

''سنو......'' حنین نے پھر پکارا۔

''پہلے رکو اب سنو...... یا اللہ یہ ماجرا کیا ہے؟'' وہیں کھڑے کھڑے پلٹ کر دیکھا اور پُرسوچ انداز نے حنین کو سٹپٹا دیا۔

''اب بولیں گے تو آپ کے ''سنو'' پر عمل ہو سکے گا۔'' چند پل وہ کچھ نہ بولا تو بالآخر فاطمہ خود ہی بولی۔

''تمہیں چاند تارے چاہئیں؟'' سر کھجاتے ہوئے وہ اس کی طرف دیکھ کر اس سے استفسار کرنے لگا۔

''چاہیے تو لیکن اصلی والے......'' قہقہہ پر بمشکل ضبط کے بند باندھ کر وہ بولی اور اس سے پہلے کہ حنین مزید کوئی اظہار کرتا وہ وہاں سے بھاگ گئی لیکن بھاگنے سے پہلے حنین کی آنکھوں سے جھانکتی محبتوں کی شمعوں کو اپنے گرد رقص کرتے محسوس کرلیا۔

''دیکھا دیکھا...... میں نہ کہتی تھی' میں سچ کہتی تھی...... اُف کاش میں شرط لگا لیتی اور ابھی جیت جاتی۔'' ہانپتے ہوئے وہ جھولا جھولتی زرفین کے پاس پہنچی تو یک لخت زرفین نے دونوں پاؤں کو گھاس پر رگڑتے ہوئے مشکل سے جھولے کو روکا۔

''اللہ خیر کرے کیا ہوگیا ہے؟'' زرفین نے اس کے پرجوش انداز کو متجسس نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''حنین...... حنین نے......'' وہ بمشکل اپنی سانسوں کو نارمل کرتے بولنے لگی تو حنین کے نام پر زرفین نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''کیا ہوا؟'' زرفین اس کی حالت پر مشکوک نظروں سے اسے دیکھ کر پھر سے پوچھا۔

''حنین نے مجھے پرپوز کیا ہے۔''

''وہاٹ......''

''وہاٹ کیا...... سچ کہہ رہی ہوں' خبردار جو مجھ پر شک کیا تو......'' زرفین کی بے یقینی پر وہ منہ بسورتے ہوئے اس کو ڈانٹنے لگی تو زرفین ہنس دی۔

''اچھا شک نہیں کرتی تو تم نے کیا جواب دیا۔'' رزفین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

''کچھ بھی نہیں بس بھاگ آئی۔'' وہ صاف گوئی سے بولی۔

''اچھا تو یعنی آگے کا معاملہ مجھے ہینڈل کرنا ہے۔'' زرفین ہنستے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔

''ہیں...... کون سا معاملہ...... خیر تم جانو یا حنین' میں جارہی ہوں۔ دیکھو کتنی دیر ہوگئی ہے' مما ڈانٹیں گی۔'' یک لخت ہی وہ سائیڈ پر رکھی سینڈلز کو پہنتے ہوئے متفکر انداز میں بولی۔

''ہاں ہاں جاؤ' اب ڈولی میں آنا۔''

''شٹ اپ......'' زرفین کی شرارت پر اس نے گھورا اور اپنے گھر کی طرف چلی آئی۔

❀......❀......❀

''دیکھو تم دل چھوٹا نہ کرو' میں تمہیں گائیڈ کروں گی تو

دیکھنا ان شاء اللہ جلدی بھائی باتیں کرنا شروع کردیں گے۔'' پھر بہت جلدی سارے معاملات سیٹ ہوجائیں گئے اور حنین اور فاطمہ کی شادی ہوگئی اور کوئی مہینے بھر میں ہی فاطمہ کو اندازہ ہوگیا کہ حنین بہت کم گو ہے جبکہ فاطمہ اپنے حلقۂ احباب' فیملیز میں مینا کے نام سے مشہور تھی۔ حنین' فاطمہ کی باتوں پر مسکراتا' انجوائے کرتا تھا لیکن کبھی اس کی کسی ایکٹیویٹی میں حصہ نہ لیتا تھا۔ کھینچ تان کے کبھی وہ اس کو انوالو کرتی تو فاطمہ کی توجہ کسی اور طرف ہوتے ہی وہ ریزو ہوجاتا اور ایسے میں فاطمہ کی شوخی کو بھی بریک لگ جاتے تھے اور پھر زرفین کے سامنے عدالت لگ جاتی تھی۔ فاطمہ چیخ چیخ کر حنین کی شکایتیں بیان کرتی اور حنین فقط مسکرا کر صاف دامن بچالیتا تھا۔

''تمہاری ہی گائیڈنس کا نتیجہ ہے یہ۔'' زرفین کی آفر پر فاطمہ چڑ کر بولی۔

''لو یہ اچھی کہی' متاثر تم ہوئیں بھائی سے اور اب خود ہی اپنی پسند کو کوس رہی ہو۔'' زرفین ہنسی۔

''مت ماری گئی تھی میری جواُن کی چاند تاروں کی باتوں میں آگئی۔ مجھے کیا پتا تھا یہ سنجیدگی کا بھانڈا اٹھائے ہر وقت گھومتے رہیں گے۔'' فاطمہ نجانے کیوں تپی ہوئی تھی۔

''خدا کا خوف کرو فاطمہ! لوگ شریف لوگوں کے لیے ترستے ہیں اور تمہاری قسمت میں اللہ تعالیٰ نے اتنا اچھا' نفیس انسان کا ساتھ رکھا ہے تو قدر کرو ناشکری کا ڈھنڈورا پیٹنا بند کرو۔'' زرفین اس کو تنبیہ کرتے ہوئے بولی۔

''تم تو اپنے بھائی کا ہی ساتھ دوگی ناں' میں کیا لگتی ہوں تمہاری۔'' فاطمہ اس کی طرف دیکھ کر سپاٹ انداز میں بولی۔

''شٹ اپ یار! تم جانتی ہو تم میرے لیے مما اور پاپا کے لیے کتنی امپورٹنٹ ہو تو کوئی ڈرامہ نہیں چلنے والا۔'' زرفین اس کو ڈانٹتے ہوئے بولی تو فاطمہ بس اس کو دیکھتی رہ گئی۔

''اچھا ہوا کیا ہے؟'' زرفین اس کا ہاتھ پکڑے قدرے نرم لہجے میں استفسار کرنے لگی۔

''کچھ نہیں۔'' وہ منہ بسور کر بولی' اسے کیا بتاتی اب کہ کیا ہوا ہے۔

''حنین مجھے موتیے اور گلاب کے گجرے پہننے کا بہت شوق ہے' میں نے کبھی نہیں پہنے۔'' وہ نظریں جھکائے ہاتھ مروڑتے اپنی معصوم سی خواہش کا اظہار کررہی تھی۔

''تو پہن لو ناں اس میں میری اجازت کی کیا ضرورت پیش آرہی ہے۔'' شوز کے لیسز باندھتے ہوئے حنین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

''اجازت نہیں لے رہی' مطلب یہ ہے کہ آپ لاکر دو۔'' دوسرے پل وہ پٹاخ سے بولی تو حنین مسکرانے لگا۔

''اناڑی پیا...... بڑا تڑپائے۔'' انتہائی قہر آلود نظروں سے حنین کے جھکے سر کو دیکھ کر وہ بڑبڑائی۔

''یار یہ تم ناں ٹپیکل وائف کی طرح بڑبڑایا نہ کرو' مجھے سمجھ نہیں آتی۔'' یک لخت ہی حنین اٹھا اور بے تکلفی سے بولا تو وہ ٹپٹا گئی۔

''یہی...... بالکل یہی انداز تو چاہیے' شوخ وشنگ اور بے تکلف...... کاش یہ ایسے ہوجائیں۔'' فاطمہ حنین کے انداز کے برقرار رہنے کے لیے من ہی من میں دعا مانگنے لگی۔

''لاکردیں گے ناں موتیے کے گجرے۔'' حنین نے اس کی فرمائش پر کوئی حامی نہ بھری تو اس نے ایک بار پھر ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا اور پوچھ لیا تو جاتے ہوئے حنین نے پلٹ کر دیکھا۔

''اوکے' آتے وقت لے آؤں گا۔'' مدھم مسکراہٹ کے ساتھ وہ بولا تو دلکش مسکراہٹ نے فاطمہ کے چہرے کا احاطہ کرلیا۔

اور پھر طویل انتظار کے بعد حنین نے اپنا کہا سچ کرکے دکھایا آفس سے واپسی پر موتیے اور گلاب

کے گجرے لیتا آیا۔ فاطمہ کے ارمانوں پر پانی تب پڑا جب حنین نے گجرے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر اس کو مطلع کیا۔

''گجرے لے آیا ہوں۔'' فاطمہ نے حسرت بھری نظروں سے حنین کو دیکھا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ گجروں کا پیکٹ ہاتھ میں اٹھایا تو ایک بار پھر سر گھما کر حنین کو دیکھا جو ہمیشہ کی طرح اس سے انجان بنا لیپ ٹاپ پر مصروف تھا۔

''بیڑا غراق ہو اس لیپ ٹاپ بنانے والے کا' میرے سارے خوابوں کا ستیاناس مار دیا۔'' گجرے اس کو منہ چڑاتے ہوئے محسوس ہوئے تو وہ ہمیشہ کی طرح پھر بڑبڑائی تو حنین نے سر اٹھا کر دیکھا۔

''کیا ہوا' گجرے پسند نہیں آئے کیا؟'' سوال پوچھ کر وہ پھر سے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا۔

''اب ان گجروں میں کیا پسند یا ناپسند والی بات لیکن......'' وہ دانستہ بات کو ادھورا چھوڑ کر اس کی طرف بڑھی تو حنین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

''لیکن گجرے دینے کا بھی ایک اصول و طریقہ ہوتا ہے جن کو اگر سلیقہ سے نہ نبھایا جائے تو یہ پھول بے مول ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگاتے۔'' گہرا سانس لے کر فاطمہ نے قدرے سنجیدگی سے کہا۔

''اب یہ طریقہ یا اصول کیا ہے؟'' حنین مصروف انداز میں بولا۔

''جب پھولوں کے گجرے لائے جاتے ہیں تو ان کو بالوں میں سجایا بھی جاتا ہے۔'' اپنی فرمائش پوری کروانے کے لیے وہ ہر دفعہ ڈھٹائی کا ہی مظاہرہ کرنے لگی تھی۔ گجرے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے وہ اپنی فرمائش کے پورا ہونے کے انتظار میں تھی۔ حنین نے خاموشی سے بنا ایک لفظ کہے گجرے کا پیکٹ لیا اور بیڈ پر گھٹنے کے بل بیٹھ کر اس کے بالوں میں گجرے لگانے لگا۔

''حنین...... اُف مر گئی...... میرے بال...... پن تو ڈھنگ سے لگائیں' سارے بال کھنچے جا رہے ہیں۔''

''تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے میں بالوں میں گجرے لگانے کا ایکسپرٹ ہوں ناں' آرام سے کھڑی رہو۔'' حنین نے اپنی شرمندگی مٹانے کے لیے اسے ڈانٹا تو وہ خوامخواہ دانت پیس کر رہ گئی۔

''لو' الحمدللہ اس مشن میں تو کامیاب ہوگیا ہوں۔'' حنین نے یوں ہاتھ جھاڑے جیسے واقعی کسی مشن کو مکمل کیا ہو۔

''کیسے لگ رہے ہیں؟'' اتنے روکھے پھیکے انداز پر بھی فاطمہ نے مچل کر پوچھا۔

''بہت اچھے۔'' وہ واپس لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا تو فاطمہ نے اس کی نظروں کے زاویے کو بڑی تنقیدی نظروں سے گھورا اور ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی۔

''اب میرے لیے چائے بنالاؤ۔'' وہ آئینے کے سامنے کھڑی بالوں کو سیٹ کر رہی تھی کہ حنین کی آواز پر آئینے سے جھانکتے اس کے مصروف انداز کو دیکھا اور پھر چار و ناچار فاطمہ کو اس کی فرمائش بھی پوری کرنی پڑی تو وہ بالوں کی سیٹنگ ملتوی کرتے ہوئے کچن کی جانب بڑھ آئی۔

''فاطمہ......'' کچھ دیر بعد فاطمہ چائے بنا کر واپس آئی اور اس کو چائے دے کر واپس آئینے کے سامنے جانے لگی تو حنین نے اسے پکارا۔

''جی۔'' فاطمہ نے پلٹے بغیر جواب دیا۔

''وہ...... یہ...... میرا مطلب ہے......''

''ہیں...... ان کو کیا ہو گیا اب؟'' یک لخت بڑبڑاتی ہوئی پلٹی اور حنین کے ہکلائے انداز کو دیکھا۔

''کیا ہوا چائے اچھی نہیں بنی کیا؟'' وہ اس کے پاس آ کھڑی ہوئی۔

''یہ...... لے لو......'' سر کھجاتے ہوئے حنین نے ہاتھ میں پکڑے ڈھیر سارے گجرے اس کی طرف بڑھائے۔

''واؤ سرپرائز......؟'' وہ بے تحاشہ خوشی سے اس کے ہاتھ سے گجرے لے کر ان کی خوش بو کو اپنے اندر اتارنے لگی' حنین نے اس کی طرف دیکھا۔

''وہ......تم جب چائے بنانے جارہی تھیں ناں...... تو......وہ آئی مین...... یہ گجرے تمہارے بالوں سے گر گئے تھے' شاید پن اپ صحیح نہیں ہوئے تھے۔'' حنین اس کے دھواں دھواں تاثرات سے بے خبر اپنی بات مکمل کی...... یک دم ہی فاطمہ نے ہاتھ گھما کر بالوں کو چھو کر حنین کی بات کا یقین کیا۔

''دو میں دوبارہ لگا دیتا ہوں' اب اچھی طرح لگاؤں گا کہ تم بے شک اچھلو کودو یہ پھول مرجھا جائیں گے لیکن گریں گے نہیں۔'' حنین ہاتھ بڑھائے قدرے شوخ انداز میں بولا تو پہلی بار فاطمہ کو بکی محسوس ہوئی' اپنے پاگل پن پر غصہ بھی آیا۔

''کاش کہ آپ ویسے ہوتے جیسے میرے خواب میں آتے ہیں۔'' دوسرے پل فاطمہ گجرے اس کی طرف پھینک کر کمرے سے واک آؤٹ کرگئی اور حنین سرد آہ بھر کر بیٹھا اپنے ہی اناڑی پن کو کوسنے لگا' کچھ دیر بعد وہ پھر اپنے کام کی طرف متوجہ ہوگیا تھا۔

''اسٹار پلس کے ڈراموں سے اور کچھ سیکھا ہو یا نہیں' ہماری عورتوں نے ڈرامے بازیاں بہت اچھی طرح سیکھی ہیں۔'' کافی عرصے سے معمول تھا کام کرنے کے بعد لیپ ٹاپ بند کرنے سے پہلے حنین کچھ نہ کچھ نوٹ پیڈ میں ٹائپ کرنا نہ بھولتا تھا۔ آج فاطمہ کے حوالے سے لکھ کر وہ مسکرایا تھا۔ وہ ایسا ہی تھا لفظوں کے سہارے خود کو ڈیفائن کرنا اس کے لیے ہمیشہ مشکل ہوا تھا۔ بہت کیئرنگ تھا لیکن اظہار کرنا نہیں آتا تھا' بہت پروا کرنا لیکن کنفس دینا نہیں آتا تھا۔ وہ گہرا سانس لے کر اٹھا کہ یقیناً فاطمہ ناراض ہوگئی ہے اور اب اس کو منانے کے مشکل ترین مرحلے کو سر انجام دینا تھا' مسئلہ یہ نہیں کہ وہ مشکل سے مانتی ہے' ایشو یہ ہے کہ حنین کو منانا نہیں آتا۔

❁......❁❁......❁

''سنو...... میرے پاس کچھ پلانز ہیں' جن کو فالو کر کے تم بھائی سے متعلقہ شکایات کو دور کرسکتی ہو۔'' فاطمہ نجانے کن خیالوں میں گم تھی کہ زرفین نے آ کر اس کو چونکا دیا۔

''کیا پلان......'' بے دلی سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''یار پہلے اپنی سڑی ہوئی شکل تو سیٹ کرو۔'' زرفین اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے اداس چہرے کی طرف دیکھ کر بولی تو فاطمہ اس کو دیکھنے لگی۔

''کیا ہے بور نہ کرو' تم ایسے بالکل بھی اچھی نہیں لگتی۔'' زرفین مزید گویا ہوئی۔

''پلان کیا ہے؟'' مدھم مسکان کے ساتھ فاطمہ متجسس لہجے میں اس سے استفسار کرنے لگی۔

''دیکھو اتنے دنوں میں تمہیں یہ تو اندازہ ہوگیا ہوگا ناں کہ بھائی کس نیچر کے ہیں۔'' زرفین نے اس طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو منہ بسور کر فاطمہ نے اثبات میں سر ہلایا تو زرفین مسکرانے لگی۔

''میرا پرسنل خیال ہے کہ شوخ و شنگ سی صرف لڑکیاں اچھی لگتی ہیں' لڑکے اس نیچر کے کافی ڈاؤٹ فل لگتے ہیں۔ لڑکوں کو سوبر اور سمجھ دار سا ہی ہونا چاہیے ناں۔'' زرفین قدرے سنجیدگی سے بولی۔

''سوبر اور سمجھ دار بے شک ہو لیکن بورنگ نہیں۔'' وہ ٹیبل پر رکھے انار کے دانوں سے بھرے باؤل میں سے پلیٹ میں ڈال کر ان پر نمک اور کالی مرچ کا پاؤڈر چھڑک کر منہ میں ڈالتے ہوئے بولی۔

''نہیں یار! بھائی بورنگ نہیں ہیں' ان کے انداز میں چھچھورپن نہیں ہے۔'' زرفین اس کے بے زار انداز کو دیکھ کر بولی۔

''تم یہ کہنا چاہ رہی ہو میرے اندر چھچھورپن ہے۔'' فاطمہ یک لخت تیز لہجے میں بولی۔

''ایک تو تم بات کو فٹافٹ اپنی طرف کھینچ لیتی ہو' میں

بھائی کی بات کر رہی ہوں اور میں پہلے بھی ہزار بار کہہ چکی ہوں۔ مجھے لڑکیاں شوخ و شنگ سی اچھی لگتی ہیں' ان کے دم سے ہر جگہ رونق رہتی ہے گھر آباد لگتا ہے۔''

''اچھا ناں' اب پھر لیکچر نہ شروع کر دینا۔ بتاؤ پلان کیا تھا۔'' اس نے پوچھا۔

''تم بھائی سے اپنے معیار کی توقعات رکھو گی تو ہمیشہ ہرٹ ہوتی رہو گی کیونکہ بھائی کا اپنا اسٹائل و اپنا طریقہ ہے۔ تم بھائی کے طریقہ کو سمجھو اور اپنے اسٹائل سے بھائی کو متاثر کرو' ان کو فورس کر کے بدلو گی تو تمہیں ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔'' زرفین اس کے ہاتھ پکڑ کر رسانیت سے کہہ رہی تھی تو فاطمہ نے ایک خاموش نظر اس پر ڈالی۔

''تم بھائی کی پسند کو اپناؤ لیکن اپنی پسند کو چھوڑ کر نہیں' بھائی تمہاری پسند اپنا لیں گے لیکن ان کو وقت دو۔'' زرفین اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے مزید گویا ہوئی۔

''واہ واہ...... یار تم تو بڑی قابل بندی ہو۔'' دوسرے پل فاطمہ اپنی روش میں لوٹ آئی اور اسی نٹ کھٹ انداز میں بولی تو زرفین نے سکون کا سانس لیا۔

''تم میری لنگوٹیا سہیلی ہو اور بھائی اکلوتے بھائی......'' زرفین ہنستے ہوئے بولی تو فاطمہ کا قہقہہ بلند ہوا۔ ''تو میں نہیں چاہتی کہ تم دونوں کی لائف میں کسی قسم کی کوئی ٹینشن آئے۔'' زرفین خلوصِ جذبات سے اس کو پیار کرتے ہوئے بولی۔

''اچھا پلان؟'' فاطمہ نے سوالیہ نظروں سے اس سے پوچھا۔

''تم جانتی ہو ناں بھائی کو کھانے کا بہت شوق ہے' تو تم ان کی پسند کے کھانے پکایا کرو۔'' زرفین نے اس کو دیکھا۔

''مطلب کہ ٹپیکل وائف بن جاؤں؟'' زرفین کے آئیڈیا نے اس کو بدمزہ کیا۔

''نہیں ڈفر' میرا مطلب ہے اسٹارٹ کوکنگ سے کرو' باقی ساتھ ساتھ اپنے پاگل پن کو جاری رکھنا۔''

زرفین اس کو ڈپٹتے ہوئے بولی تو فاطمہ خاموش رہ گئی۔

''تم بہت اچھی ہو' بہت کیئرنگ ہو اور اگر صرف اپنی بات منواؤ گی صرف اپنے ہی خوابوں کی فکر کرو گی ناں تو یہ تو خود غرضی کی علامت ہے اور دوسرا اس روش کی وجہ سے تمہاری اعلیٰ شخصیت میں کمی آجائے گی۔'' زرفین آج واقعی ذہانت کی بلندیوں کو چھو رہی تھی۔ فاطمہ نے متعجب نظروں سے زرفین کو دیکھا ہنستے ہوئے اس نے فرضی کالر جھاڑے تو فاطمہ بھی ہنس دی۔

''اچھا سنو' حنین کو آلو پسند ہیں؟'' اپنی انگلی کے بڑے ہوئے ناخن کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے فاطمہ نے زرفین سے پوچھا۔

''آلو......؟'' زرفین نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''اب کوکنگ اسٹارٹ کرنی ہے تو پہلے آسان آسان چیزیں ہی ٹرائی کروں گی ناں۔'' منہ بسورتے ہوئے فاطمہ نے بتایا تو زرفین نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا۔

''بھائی کو ناں کڑھی اور پکوڑے پسند ہیں' ایسے کرو پہلے وہ ٹرائی کرو۔''

''وہاٹ...... رئیلی......'' فاطمہ یوں اچھلی جیسے بچھو نے ڈنک مارا ہو۔'' زرفین ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے اٹھ گئی اور فاطمہ اپنے آپ کو ایک نئے محاذ کے لیے تیار کرنے لگی۔

❁......❁......❁

''زرفین......''

''جی بھائی......'' زرفین سیٹنگ ہال میں بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی کہ حنین نے اسے پکارا۔

''کیا بات ہے آج ہماری ڈرامہ کوئن کہیں دکھائی نہیں دے رہی۔'' آستینوں کو فولڈ کر کے صوفہ پر بیٹھتے دائیں بائیں نظریں دوڑاتے فاطمہ کو تلاش کرتے ہوئے زرفین سے پوچھا۔

''پتا نہیں بھائی! کافی دیر سے میں نے بھی نہیں دیکھا۔'' زرفین نے لاعلمی کا اظہار کیا تو دوسرے لمحے حنین اٹھ کھڑا ہوا اور فاطمہ کو تلاش کرنے لگا۔

''فاطمہ...... یہاں کیا کر رہی ہو؟'' وہ لان میں آیا تو فاطمہ گھاس پر بیٹھی تھی۔

''یہ دیکھیں' یہ میں نے بنایا ہے۔'' وہاں بیٹھے بیٹھے فاطمہ نے ڈیزی کے پھولوں سے بنا نیکلس حنین کو دکھاتے ہوئے اسے بتایا۔ حنین نے دیکھا تو بہت پیارا سا نیکلس ڈیزی کے نازک سے پھولوں کو جوڑ کر بنایا گیا تھا۔ فاطمہ کی آنکھوں میں عجیب سی چمک' چہرے پر آسودہ مسکراہٹ حنین کے دل کے تاروں کو چھیڑ رہی تھی وہ اٹھی اور نیکلس حنین کی طرف بڑھایا۔ حنین نے متعجب نظروں سے اسے دیکھا' آنکھوں میں سوال' چہرے پر الجھن' فاطمہ جانتی تھی حنین نہیں سمجھا کہ وہ یہ نیکلس اس کی طرف کیوں بڑھا رہی ہے۔

''یہ میرے لیے ہے؟'' حنین نے وہ نیکلس اس کے ہاتھوں سے لیا اور اپنی الجھن کو الفاظ میں ڈھالا۔

''آپ کے لیے نہیں' میرے لیے ہے آپ کی طرف سے۔'' مسکراتے ہوئے فاطمہ نے اسے دیکھا اور اپنے بالوں کو رول اپ کر کے کیچر میں نفاست سے مقید کیا اور حنین کے سامنے پشت کیے کھڑی تھی تو حنین نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''اب پہنا بھی دیں۔'' فاطمہ وہیں سے پلٹ کر اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی تو حنین یک لخت ہی شرمندہ ہوا اور دوسرے پل بنا کچھ کہے ڈیزی کے پھولوں سے بنا انتہائی نازک سا نیکلس اس کے گلے میں پہنانے لگا۔ اب پریشانی یہ تھی کہ نیکلس کے سروں پر کوئی ہک تو لگا نہیں تھا جس کو وہ بند کر کے نیکلس کو گرنے سے بچاتا۔

''فاطمہ......'' وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ڈیزی کے پھولوں کی ٹھنڈک کے ساتھ اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی کہ اس کی پکار پر چونکی۔

''جی' کیا ہوا؟'' وہ دھیمی آواز میں بولی۔

''یہ...... اس نیکلس میں تو کوئی ہک لگایا ہی نہیں تم نے؟ اب یہ بند کیسے کروں؟'' فاطمہ نے سر گھما کر دیکھا تو اس کے چہرے پر بے بسی کے تاثرات اتنے واضح تھے کہ فاطمہ کو غصہ آنے کے بجائے ہنسی آ گئی۔

''اناڑی پیا...... بڑا تڑپائے۔'' وہ بڑبڑائی۔

''پھول کی ٹہنی سے گرہ لگا سکتے ہیں تو لگا دیں۔'' فاطمہ بولی تو حنین پھر کوشش میں مصروف ہوگیا۔

''اتنی چھوٹی سی ٹہنیاں تو ہیں گرہ کیسے لگے گی' تم بھی ناں کیسے کیسے امتحان لیتی ہو۔'' کچھ دیر بعد وہ پھر گویا ہوا تو اس کی جھنجلاتی آواز پر فاطمہ نے گہرا سانس لیا۔

''میں نے ٹہنیوں کو مکس اپ کیا ہے لیکن یہ گر...... گئیں......'' ابھی اس نے بات مکمل بھی نہ کی تھی کہ اس نے ٹہنیوں میں بل ڈال کر نیکلس کو جوڑا تھا وہ بل کھل گئی اور نیکلس فاطمہ کے ہاتھ میں آ گیا۔

''اچھا' کوئی بات نہیں۔ چائے پئیں گے؟'' ڈیزی کے نیکلس کو ہاتھ میں لیے وہ اس کی طرف دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔

''سوری......'' وہ اس کے ہاتھوں کو تھام کر ندامت سے بولا تو فاطمہ مسکرانے لگی۔

''کیوں...... سوری کیوں؟''

''مجھے...... میرا مطلب ہے میں تمہاری توقعات پر پورا نہیں اتر رہا ناں۔'' وہ اس کے چہرے پر نظریں جمائے اس کی مسکراہٹ کو دیکھ کر بولا۔

''یہ میری توقعات نہیں فضول حرکتیں ہیں سو آپ فکر نہ کریں۔'' وہ بے پروائی سے بولی۔

''تمہیں مجھ پر غصہ نہیں آتا؟'' حنین واقعی حیران تھا۔

''آتا تھا لیکن پھر جلدی ہی اندازہ ہوگیا کہ آپ کتنے اناڑی ہو۔'' وہ کھلکھلا کر ہنسی تو حنین سر کھجانے لگا۔

''اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔'' حنین اپنا دفاع کرتے ہوئے بولا۔

''ایسی ہی بات ہے میرے معاملے میں آپ نے ہمیشہ اناڑی پیا کا ہی ثبوت دیا ہے۔'' فاطمہ منہ بسور کر بولی۔

"ہاں لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھ کر چاند تاروں کے دعوے کرنے میں یقیناً ماہر ہو آپ۔" ہنستے ہوئے فاطمہ نے اس کو چھیڑا۔

"وہاٹ...... کیا کہا؟" اس کے لطیف سے طنز کو حنین نے بھرپور انجوائے کیا اور اس سے پہلے کہ حنین اس کی بات کو غلط ثابت کرتا فاطمہ کھلکھلا کر ہنسی اور اندر کی طرف بڑھ گئی اور ہنستے ہوئے حنین نے بھی اس کی تقلید کی۔

❀......❀......❀

"دیکھ پگلی! شریف لڑکا اور میٹھا خربوزہ نصیب سے ملتا ہے۔"

"اب ایسی شرافت کا کیا کرنا جو سارے خواب ہی ملیامیٹ کردے۔" زرفین نے اس کے مصروف انداز کو دیکھ کر اپنے موبائل کی گیلری میں سیو ایک امیج اس کے سامنے کیا تو فاطمہ جو صبح سے کچن میں گھسی خوار ہو رہی تھی تپ کر بولی۔

"خبردار جو اب تم نے میرے بھائی کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا تو...... میں ساری مروت و لحاظ بھول کر ایک روایتی نند بن جاؤں گی پھر بیٹھ کر روتی رہنا۔" زرفین نے اس کو دھمکی دی تو دہی میں دودھ ڈال کر اس کو مکس کرتی فاطمہ نے قہر آلود نظروں سے اسے گھورا۔

"لوگوں کو چکن کڑاہی پسند آتی ہے، مٹن بریانی، کوفتے، کباب اور چائنیز، جاپانیز اور نجانے کون سی ڈشز پسند ہوتی ہیں اور میرے اس شریف بندے کو کڑھی اور پکوڑے پسند ہیں۔ یار شرافت...... یہ شرافت ہے کہ...... میرا دماغ خراب کرنے والی بات ہے۔" فاطمہ آج پکانے کے سیشن کو سرانجام دینے کی ناکام کوشش میں تھی زرفین کی بات پر تپ کر بولی۔

"ہاہاہا......" زرفین کا بے ساختہ قہقہہ اس کو مزید بوکھلا گیا۔ فاطمہ کو اس طرح کے خالص دیسی کھانے پکانے کا نہ شوق تھا نہ کبھی کوشش کی تھی سیکھنے کی اور اب کڑھی اور پکوڑوں نے اس کی جان عذاب میں ڈال دی تھی۔ پکوڑوں کے لیے مصالحہ تو اس نے جیسے تیسے بنالیا لیکن کڑھی کی ترکیب اس کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

"اچھا میں کچھ ہیلپ کروں؟" وہ مسلسل گیس گکر پر رکھی پتیلی میں کفگیر سے دہی مکس کرنے میں ہلکان ہوئے جارہی تھی تو زرفین کو اس کی حالت، ٹینشن دیکھ کر اس پر ترس آ گیا اور فراخ دلی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی خدمات پیش کیں تو فاطمہ نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں پلیز...... یہ ہر بار نجانے کیوں جب یہ ابلنے لگتی ہے کہ دودھ، دہی الگ الگ ہوجاتے ہیں۔" وہ کفگیر کو مسلسل چلاتے ہوئے پتیلی میں اِدھر اُدھر منڈلاتی دودھ اور دہی کی ٹکریوں کو گھور کر لاچارگی سے بولی تو زرفین ہنس دی۔

"مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ عام سی ڈش اتنی مشکل سے بنتی ہے، تم صرف یہ بتاؤ اب اس کو کہا گراؤں؟" فاطمہ گکر بند کرتے ہوئے اس کی طرف پلٹی۔

"کیا مطلب کہاں گراؤں؟" زرفین نے پتیلی میں جھانکتے ہوئے اس سے استفسار کیا۔

"ای...... یہ کیا ہے؟" زرفین کفگیر کو پتیلی میں گھما کر دیکھتے ہوئے بولی جہاں عجیب وغریب انداز میں پیاز اور ٹماٹر کا عجیب سا مکسچر دودھ میں تیر رہا تھا۔

"میں نے کڑھی بنانے کی کوشش کی تھی تو یہ بنا۔" فاطمہ شرمندہ انداز میں پتیلی پر ڈھکن رکھتے ہوئے اس کو بتانے لگی۔

"اب تم یہ بتاؤ کہ اس کو کہاں گراؤں کیونکہ مجھے اب کوئی اور جگہ نہیں مل رہی ہے اور حنین کے آنے کا بھی ٹائم ہو رہا ہے۔"

"ہاہاہا...... کیا مطلب اب کوئی جگہ نہیں ملی؟" زرفین نے متعجب نظروں سے اسے دیکھا۔

"تین بار اس طرح کا مکسچر بنا کے گرا چکی ہوں نا۔" وہ کچن ٹاول سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولی تو زرفین نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"یار حد ہے ایک ہی دن میں اتنی دفعہ ٹرائی کرلیا،

دماغ تو درست ہے ناں۔''
''دماغ درست ہوتا تو اس شرافت کے پلندے کو نہ سر پر تھوپتی۔'' وہ چڑ کر بولی۔
''اچھا اب پھر بھائی کی تعریفیں نہ شروع کر دینا میں جیلس ہونے لگتی ہوں۔'' زرفین نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا۔
''آج میں نے کڑھی بنانا سیکھنا ہے چاہے دس بار اور بنا کر گرانی پڑے۔'' زرفین کی طرف دیکھتے ہوئے فاطمہ پُرعزم لہجے میں بولی۔
''اچھا تم کچھ دیر آرام کرلو حالت دیکھو ماسیوں والی بنا رکھی ہے۔'' زرفین اس کے حلیے کی طرف دیکھ کر اس کو کہنے لگی۔
''بس لاسٹ ٹرائی پھر ریسٹ ہی ریسٹ۔'' وہ کیبنٹ سے دوسری پتیلی نکالتے ہوئے بولی۔
''اوکے...... انتظار کرو میں یہ گرا کر آتی ہوں پھر ہیلپ کرتی ہوں۔'' زرفین پتیلی اٹھا کر باہر کی طرف بڑھی تو فاطمہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر زرفین کی مدد سے فاطمہ نے کڑھی جیسی آسان لیکن انتہائی مشکل ڈش تیار کرلی جس پر اس کی خوشی دیدنی تھی۔
''اب یہ تقریباً تیار ہے لاسٹ ٹائم ابلنے لگے ناں تو گیس آف کر دینا۔ میں مما کو بتا کر آتی ہوں کہ وہ آرام کریں' ہم روٹیاں بھی پکا لیں گے۔'' زرفین' فاطمہ کو ہدایت دے کر کچن سے باہر نکل گئی۔
''زرفین زرفین...... جلدی آؤ۔'' وہ ابھی چند قدم ہی بڑھی تھی کہ فاطمہ کی گھبرائی ہوئی آواز پر پلٹ آئی۔
''اللہ خیر کیا ہوگیا؟''
''یہ دیکھو' ٹیسٹ کرو۔'' فاطمہ باؤل میں کڑھی اور اسپون ڈالے اس کی طرف بڑھا کر بولی۔
''کیا ہوا؟'' وہ اسپون سے کڑھی ٹیسٹ کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔
''نمک تیز ہوگیا ہے۔'' فاطمہ روتی صورت کے ساتھ اس کو بتانے لگی۔
''اُف اللہ' ہاں واقعی...... اچھا تم جاؤ مما کو بتا کر آؤ' جب پکوڑے ڈالیں گے تو نمک کم ہو جائے گا۔'' زرفین کچھ سوچتے ہوئے بولی تو فاطمہ نے الجھن آمیز نظروں سے اسے دیکھا اور باہر نکل گئی اور زرفین ایک دیسی ٹوٹکہ اپنانے لگی۔
''اب ٹیسٹ کرو' قدرے بہتر ہے ناں؟''
تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد فاطمہ واپس کچن میں آئی تو زرفین روٹیاں پکانے کی تیاری میں تھی۔ تیل گرم تھا پکوڑے تلنے کے لیے اور پلیٹ میں کڑھی ڈالے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے زرفین فخریہ انداز میں اس سے پوچھنے لگی۔
''ہاں واؤ...... ریئلی نائس......'' اسپون سے کڑھی کو ٹیسٹ کرتے ہوئے فاطمہ نے حیرت کا بھرپور اظہار کیا اور گرم تیل میں پکوڑے بنا بنا کر پلیٹ میں رکھنے لگی جبکہ زرفین روٹیاں پکانے میں مصروف ہوگئی۔
''ویسے کیسے کیا یہ...... کڑھی میں نمک تو اچھا خاصا تیز تھا' جبکہ اب نارمل ہے۔'' فاطمہ نے پکوڑیوں کا پورشن کڑھی کی پتیلی میں ڈالتے ہوئے روٹیاں پکاتی زرفین سے پوچھا۔
''بھئی آج بہت بھوک لگ رہی ہے' جلدی سے کھانا دو' کیا پکا ہے؟'' زرفین نے کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے ہی تھے کہ حنین کچن میں داخل ہوا۔
''بھائی آج......'' زرفین فاطمہ کی طرف دیکھ کر شریر انداز میں بولی تو فاطمہ نے چونک کر اسے دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کو کڑھی پکوڑوں کی داستان سنانے سے باز رکھا۔
''کیا ہوا؟'' زرفین خاموش ہوگئی تو حنین نے سائیڈ پر رکھے پکوڑوں کی پلیٹ سے پکوڑا اٹھاتے ہوئے حیرت سے اسے دیکھ کر پوچھا۔
''آج فاطمہ نے آپ کی من پسند کڑھی اور پکوڑے بنائے ہیں وہ بھی پہلی بار اور بہت محنت سے۔'' زرفین روٹی کو سینکتے ہوئے حنین کو بتانے لگی تو حنین نے مسکرائی

نظروں سے فاطمہ کو دیکھا۔

''اور ساری محنت پہلی بار میں ہی لٹادی اب میری توبہ۔'' وہ حسب عادت بڑبڑائی۔

''واہ بھئی آج تو کمال ہوگیا۔'' حنین فاطمہ کی بڑبڑاہٹ کو گھورتے ہوئے بولا۔

''کمال نہیں آپ کو سدھارنے کا نسخہ ہے۔'' زرفین کے کان میں بولی تو زرفین کھل کر ہنسی۔

''اب چوہوں نے بھگدڑ مچادی ہے۔'' حنین بے بسی سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

''یہ لیں' گرم گرم کڑھی پکوڑے نوش فرمائیں۔'' فاطمہ پلیٹ حنین کے سامنے رکھ کر شاہانہ انداز میں بولی تو زرفین نے یک لخت فاطمہ کو دیکھا اور دوسری نظر حنین کے سامنے رکھی پلیٹ میں موجود کڑھی اور تین بڑے بڑے پکوڑوں پر جمادی۔

''فاطمہ تو مرے گی آج......'' زرفین نے سر تھام کر دہائی دی۔

''کیا ہوا......؟'' فاطمہ نے حیرانی سے اسے دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں پوچھا اور ساتھ ہی روٹیوں والا ہاٹ پاٹ اٹھا کر حنین کے سامنے رکھا۔

''وہ بھائی کی پلیٹ میں......''

''فاطمہ یہ کیا ہے......'' زرفین کی سرگوشی ادھوری رہ گئی' حنین نے انتہائی غصے سے فاطمہ کو پکارا تو کولر سے پانی نکالتی فاطمہ جو زرفین کی اڑی رنگت دیکھ رہی تھی یک لخت حنین کی طرف متوجہ ہوئی جو عجیب و غریب نظروں سے پلیٹ میں گھور رہا تھا۔ فاطمہ نے بھی متعجب نظروں سے دیکھا اور روٹی سے نوالہ بنا کر جیسے ہی پکوڑے کو توڑا تو عجیب لیس دار سا پکوڑا نمودار ہوا۔ فاطمہ بدک کر پیچھے ہوئی اور پکوڑوں کی اس حالت پر متفکرانہ انداز میں زرفین کو دیکھا۔ ان دونوں کے تاثرات دیکھ کر زرفین جو دل ہی دل میں پریشانی ہورہی تھی یک لخت اپنے قہقہے پر قابو نہ رکھ سکی۔ اس کو یوں ہنستے دیکھ کر فاطمہ نے حنین کی طرف دیکھا جو الجھن آمیز نظروں سے زرفین کو گھور رہا تھا۔

''ہاہاہا...... رئیلی سوری فاطمہ! بھائی یہ پلیٹ مجھے دے دیں۔'' زرفین بے تحاشا ہنستے ہوئے فاطمہ سے معذرت کرتی حنین کے سامنے رکھی پلیٹ کو اٹھانے لگی تو فاطمہ نے متعجب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

''دراصل...... بھائی اور میری پیاری بھابی جان!'' وہ ہکا بکا کھڑی فاطمہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ان دونوں سے مخاطب ہوئی۔

''فاطمہ صبح سے کچن میں مصروف تھی' بھائی آپ کی من پسند یہ ''ڈش'' بنانے کے لیے اور اتنا پاگل پن کا ثبوت دیا' تین دفعہ تو اس نے کڑھی بنا کر گرائی ہے کیونکہ ٹھیک نہیں بنی تھی۔ یہ آخری کوشش تھی لیکن اس میں بھی نمک تیز ہوگیا تھا تو......'' دوسرے پل حنین کے لیے دوسری پلیٹ میں کڑھی اور پکوڑے ڈال کر اس کے سامنے رکھی۔

''تو میں نے مما کا دیسی نسخہ اپنایا کہ سالن میں نمک تیز ہوجائے تو آٹے کے گولے ڈالو تو کچھ دیر میں آٹا سارا نمک اپنے اندر جذب کرلیتا ہے۔ اب مجھے کیا پتا تھا کہ یہاں فاطمہ اناڑی پن میں آپ کو بھی مات دے جائے گی۔'' زرفین نے حقیقت بتائی فاطمہ نے قہر آلود نظروں سے اسے دیکھا اور حنین ہنستے ہوئے کھانے کی طرف متوجہ ہوگیا کہ اب واقعی ہی بہت بھوک لگ رہی تھی۔ زرفین اور فاطمہ کی لڑائی شروع ہوچکی تھی۔ کچھ دیر بعد حنین ہاتھ صاف کر کے ان دونوں کو ایک نظر اسی طرح تکرار کرتے اور لڑتے دیکھ کر فاطمہ سے گرین ٹی کی فرمائش کر کے باہر نکل گیا تو فاطمہ' زرفین سے نوک جھونک بھول کر تاسف بھری نظروں سے اس کے بڑھتے قدموں کو دیکھتی رہ گئی۔

''دیکھا...... دیکھا تم نے...... میری ساری محنت غارت کردی ناں' اتنا بھی نہ ہوا کہ یہ تو کہہ دیتے کہ کڑھی اچھی بنی ہے اور فرمائش دیکھو جیسے......'' فاطمہ ایک بار پھر بھڑک اٹھی اور زرفین نے گہرا سانس لے

کر اسے دیکھا۔

''اتنی جلدی تو نہیں اثر ہوگا ناں' تھوڑے دن صبر تو کرو۔'' زرفین صلح جو انداز میں بولی۔

''معاف کرو مجھے۔'' وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر زرفین سے بولی تو وہ خاموشی سے اس کو دیکھ کر رہ گئی اور فاطمہ بھی خاموشی سے گرین ٹی کے لیے پانی پین میں ڈال کر گیس آن کرنے میں لگ گئی۔ زرفین جانتی تھی کہ فاطمہ صرف اور صرف وقتی جھنجلاہٹ میں غصہ دکھاتی ہے۔ دوسرے پل پھر نارمل ہو کر اپنی وہی پلاننگ شروع کر دیتی ہے' وہی پاگل پن کی حرکتیں۔ جو بہرحال حنین کی طبیعت کے منافی تھیں لیکن وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی کہاں باز آنے والی؟ زرفین اس کو گرین ٹی بنانے میں مصروف دیکھ کر خاموشی سے باہر نکل گئی۔

❁......❁......❁

دوسرے دن حنین صبح صبح آفس پہنچا' چند ضروری کام نمٹا کر فارغ ہوا تھا' چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی تو اس نے چائے آرڈر کی۔ کچھ دیر بعد چائے کے ساتھ ایک لیٹر اس کو چونکا گیا۔ چائے کا سپ لے کر حیرت سے لیٹر کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ کچھ سمجھ نہ آیا تو لیٹر کھول کر پڑھنے لگا۔

''حنین...... السلام علیکم! میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتی ہوں (میں نے سوچا تھا کہ جب بھی کسی کو بھی پہلی دفعہ خط لکھوں گی تو وہ اسی طرح شروع کروں گی' جیسے اسّی کی دہائی میں خط شروع کیا جاتا تھا۔ برسوں بعد آج میں نے اپنی یہ خواہش پوری کرلی) کیسا دن گزر رہا ہے؟ یقیناً اس وقت آپ بہت زیادہ حیران ہو رہے ہوں گے اور سوچ رہے ہوں گے کہ یہ لیٹر میں نے کب' کیسے اور کیوں لکھا...... ہے ناں؟'' حنین پھٹی پھٹی نظروں سے اس تحریر کو پڑھ رہا تھا۔

''اچھا زیادہ حیران نہ ہو۔'' وہ یوں مخاطب تھی جیسے وہ اس کے سامنے بیٹھا ہے۔ ''مجھے بہت شوق تھا کہ کبھی کسی کو لیٹر لکھوں...... میرا مطلب ہے لو لیٹر......'' اس کا کہا یہ جملہ حنین کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گیا۔ اب اس کو اندازہ ہوگیا تھا کہ یہ لیٹر بھی فاطمہ کے باقی سارے کاموں کی طرح اس کی کیسی انوکھی سی خواہش کا نتیجہ ہے تو چائے پیتے ہوئے وہ ریلیکس ہو کر لیٹر پڑھنے لگا لیکن پھر سوچا کہ لو لیٹر لکھنے کے لیے وہ دھواں دار قسم کا عشق بھی تو ہونا چاہیے ناں۔ اب آپ نے من ہی من میں مجھے گھورا ہوگا لیکن مجھے تو آپ سے...... خیر! رہنے دیں' آپ بس ناں لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھ کر صرف ٹائپنگ ہی کیا کریں۔'' حنین نے گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ تصور کی آنکھ سے اس کے نروٹھے انداز کو دیکھا تھا۔

''میں نے پورا دن لگا کر کل آپ کی من پسند کڑھی بنائی لیکن آپ نے تو ایک لفظ بھی تعریف کا نہیں کہا۔ رہنے دیں اب میرے معاملے میں ہمیشہ اناڑی پن کا ہی مظاہرہ کرتے ہیں اور سچ بتاؤں تو مجھے آپ ایسے ہی اچھے لگتے ہیں۔ میرے خوابوں سے بہت الگ لیکن بہت...... اناڑی!''

''پاگل......!'' فاطمہ کے اقرار کے عجیب سے انداز پر حنین زیرلب بڑبڑایا۔

''اچھا خیر چھوڑیں! آج میں آپ کے لیے ایک اور ڈش تیار کر رہی ہوں۔ امید ہے اچھی بن جائے گی لیکن مجھے عید پر گفٹ چاہیے' اب یقیناً آپ نے سوچنا شروع کر دیا ہوگا کہ عید پر گفٹ کیا دوں' ہے ناں؟ آپ کی مشکل اس طرح آسان کر دیتی ہوں کہ آپ اپنی تمام تر اناڑی صلاحیتوں کے ساتھ مجھے جو بھی گفٹ دیں گے وہ میں بہ خوشی قبل کرلوں گی لیکن گفٹ دینا ہے' اس میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں برتوں گی۔''

''باپ رے باپ' ایک اور امتحان۔'' فاطمہ کی دھمکیوں کے دلکش انداز کو حنین نے انتہائی خوش گوار موڈ کے ساتھ پڑھا۔

''اب آپ مجھے ایسے نہ گھوریں' مجھے پتا ہے کہ اس

طرح آپ کو اچھی نہیں لگتی ہوں لیکن میں خاموشی بیٹھی رہوں تو بور ہوجاتی ہوں ناں۔'' اس کا منہ بسورنا حنین صاف دیکھ سکتا تھا۔

''اچھا اب میں گڈ گرل بن جاؤں گی تو شام کو ملاقات ہوگی اب آپ کام کریں اللہ حافظ فقط فاطمہ!''

لیٹر ختم ہوا تو حنین نے گہرا سانس لیا اور پھر واقعی سوچنے لگا کہ عید پر فاطمہ کو گفٹ دے گا اور اپنی اس نیچر کو تھوڑا سا بدل کر اناڑی پیا کے الزام سے بری الذمہ ہوگا۔

❁......❁......❁

رمضان کا مہینہ اپنی تمام تر رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ شروع ہوگیا تھا' عبادتوں کا سلسلہ شروع ہوچکا تھا۔ پچھلے گیارہ مہینے جو گناہ کیے گئے تھے ان کی معافی کے لیے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگی جارہی تھی۔ سحر اور افطار کے لیے تیاریاں بھی زور و شور پر تھیں۔

وہ بھی اپنی ساری نادانیوں' بے وقوفیوں کو پس پشت ڈال کر خشوع خضوع کے ساتھ رمضان مبارک کی رحمتیں سمیٹنے میں مصروف ہوگئی تھی۔ فالتو باتوں سے خاموشی اختیار کرکے ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مصروف ہوگئی تھی۔ حنین بھی باقاعدہ سے نماز' تراویح کے فرائض انجام دینے لگا تھا یوں خاص رحمتوں کے سائے تلے وہ رمضان کا مقدس مہینہ گزار رہے تھے۔

دن یوں ہی گزرتے جارہے تھے' فاطمہ کا اس گھر آنگن میں پہلا رمضان اور پہلی عید تھی اور اپنی خوشیوں کو برقرار رکھنے کی دعائیں ہمہ وقت اس کے لبوں پر رہتی تھیں۔ زرفین اور فاطمہ نے ساری ذمہ داری اٹھا رکھی تھی' افطار اور سحر میں دونوں مصروف ہوتی تھیں۔

آخری عشرہ شروع ہوچکا تھا اور اب فاطمہ اور زرفین تھیں عید کی شاپنگ کے لیے پلاننگ کررہی تھی۔

''نہیں میں اتنی ہیوی کام والی شرٹ نہیں پہن سکتی۔'' فاطمہ عید کے لیے کپڑوں کی جانچ پڑتال میں شادی کے جوڑے نکالے بیٹھی تھی تو ایک انتہائی نفیس کام والا آتشی گلابی سوٹ زرفین کی توجہ سمیٹ گیا۔

''یار شادی کے بعد پہلی عید ہے تو اب کیا لان کا سوٹ پہنوگی؟'' زرفین نے باقی سوٹوں کو دیکھتے ہوئے قدرے تنقیدی نظر اس پر ڈالی۔

''گرمی کی شدت دیکھو میں تو لان کا ہی سوٹ پہنوں گی' اتنے ہیوی کام اور پھر اتنی شدید گرمی میں اتنا برائٹ کلر...... ناں بھئی تم ان باقی میں سے کوئی اور سلیکٹ کرکے دو یا پھر ایسا کرتے ہیں شام کو مارکیٹ چلتے ہیں۔''

''اب تم مجھے اتنا بھی انڈر اسٹیمیٹ نہ کرو۔ میرا مزاج اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہے کہ اتنی سی بات کو دل پر لے کر بُرا بُرا سوچنے لگوں۔'' فاطمہ سارے کپڑوں کو سمیٹ کر تیز لہجے میں زرفین سے مخاطب ہوئی تو وہ ابرو اچکا کر اس کی طرف دیکھ کر رہ گئی۔ اور پھر ستائیسویں روزے تک خوب بحث و مباحثہ کے بعد فاطمہ اور زرفین نے عید کے لیے ڈریسز بھی فائنل کرلیے۔

''بھائی! کیا ہوا؟ کس سوچ میں گم ہیں؟'' انتیس روزے کی افطاری کے بعد حنین گم صم انداز میں بیٹھا تھا کہ زرفین نے چائے کا کپ اس کو تھماتے ہوئے سامنے رکھی پلیٹ میں سے پکوڑا اٹھا کر اس کے برابر بیٹھ کر پوچھنے لگی۔

''اگر کل عید ہوگئی تو......؟'' چائے کا سپ لیتے ہوئے وہ زرفین کی طرف دیکھ کر بولا۔

''تو......؟'' زرفین نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

''تو یہ کہ...... میں نے ابھی تک فاطمہ کے لیے کوئی گفٹ ہی نہیں لیا۔'' وہ بے بسی سے بولا تو زرفین ہنسنے لگی۔

''بھائی ایک تو آپ بھی ناں' فاطمہ جتنی زیادہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی شیدائی ہے انجوائے کرتی ہے آپ اتنا ہی جان چھڑاتے ہو حالانکہ آپ کو جان چھڑکنی چاہیے۔'' زرفین اس کو ڈپٹتے ہوئے شرارت سے بولی تو

وہ کھسیانا سا ہنس دیا۔
''مشکل مرحلہ......'' حنین نے مدد طلب نظروں سے اسے دیکھا۔
''بھائی آپ بہت لکی ہو کہ فاطمہ کی ڈیمانڈ بہت بڑی نہیں ہے وہ کسی بھی چھوٹی سی بات پر بہت زیادہ خوش ہو جاتی ہے۔ آپ کوئی بھی گفٹ دو گے تو وہ خوشی خوشی لے لے گی۔'' زرفین اس کو بتانے لگی تو حنین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
''زرفین، حنین...... انکل آنٹی جلدی آئیں۔'' حنین نے کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے تھے کہ ٹی وی لاؤنج سے فاطمہ کی آواز پر وہ بوکھلا گیا۔
''اللہ خیر کرے کیا ہو گیا؟'' حنین اور زرفین جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور تقریباً بھاگتے ہوئے اس تک پہنچے۔
''کیا ہوا؟'' حنین، زرفین سے دو قدم آگے تھا اس کے پاس آتے ہوئے متفکرانہ انداز میں اس سے استفسار کرنے لگا۔
''عید مبارک......'' دوسرے پل فاطمہ ہنستے ہوئے گویا ہوئی تو ان سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔ ''ابھی ابھی اعلان ہوا ہے کل عید ہے۔'' فاطمہ ان کی خشمگیں نظروں سے گھبرا کر صفائی دینے لگی۔
''تو آرام سے نہیں بتا سکتی تھی، عید مبارک تمہیں بھی۔'' زرفین اس کو ڈانٹتے ہوئے آگے بڑھی اور اس کو گلے لگا کر عید کی مبارک باد دی۔ فاطمہ نے حنین کی طرف دیکھا جو شریر نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ فاطمہ نے سٹپٹا کر نظروں کا زاویہ بدل لیا۔
اور پھر چاند رات کے ہنگامے شروع ہو گئے، مہندی کی خوش بو اور چوڑیوں کی کھنک سے ساری فضا مہک اٹھی۔
''عید مبارک......!'' عید کی نماز سے فارغ ہو کر وہ گھر واپس آئے تو حنین اپنے کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی نک سک سے تیار فاطمہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی آئینے میں اپنے دوپٹے کو سیٹ کر رہی تھی۔ نیٹ کی ریڈ لانگ شرٹ اور ساتھ بنارسی چوڑی دار پاجامہ، نیوی بلو دوپٹہ جس کے چاروں طرف گوٹہ لگا تھا۔ موسم کی لائٹ سا میک اپ، دونوں کلائیوں میں چوڑیاں...... حنین پرستائش نظروں سے اس کی طرف دیکھتا ہوا آگے بڑھا۔ فاطمہ نے آئینے میں سے اس کو دیکھا، وائٹ کرتا سوٹ میں میسی ہیئر اسٹائل، ہلکی بڑھی شیو، چہرے پر دلکش مسکان سجائے وہ آج ہمیشہ سے زیادہ اچھا لگ رہا تھا۔ فاطمہ شرگیں مسکراہٹ کے ساتھ پلٹی۔
''آپ کو بھی عید مبارک۔'' نظریں جھکائے وہ مدھم آواز کے ساتھ بولی۔ حنین نے اس کا ہاتھ تھاما تو چوڑیوں کی کھنک نے ان کے درمیان موجود خاموشی کو توڑا۔ حنین کے لیے فاطمہ کا یہ شرمایا لجایا انداز بالکل نیا تھا۔ ہمیشہ وہ کنفیڈنس کے ساتھ اس کے سامنے رہتی تھی۔
''کیا ہوا؟'' حنین نے دلچسپی سے اس کی طرف دیکھا اور اس کی چوڑیوں کو چھیڑتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔
''کک...... کچھ نہیں......'' وہ نجانے کیوں بوکھلا رہی تھی۔ اپنے لیٹر میں اقرار کے بعد اس نے اکثر و بیشتر حنین کی اپنی طرف اٹھتی نظروں کو محسوس کیا تھا اور آہستہ آہستہ وہ اس کی عادی ہو رہی تھی۔ فیلنگز بدل رہی تھیں اور آج دل کا چور پکڑا گیا تھا۔ حنین کے انداز بدل رہے تھے اور فاطمہ کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی جا رہی تھیں۔
''میری عیدی......'' دوسرے ہی پل ہاتھ چھڑا کر اس کے سامنے پھیلائے اپنے مخصوص انداز میں آتے ہوئے بولی تو حنین ہنسنے لگا اور پھر سائیڈ پاکٹ میں سے ایک پیکٹ نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔
''واؤ ایمپریسو......'' فاطمہ دوسرا ہاتھ چھڑا کر اپنے ہاتھ پر رکھے خوب صورتی سے ریپ ہوئے چھوٹا سا گفٹ دیکھ کر انتہائی خوش گوار حیرت کے ساتھ حنین کو دیکھا جو مسکراتی نظروں سے اس کے چہرے سے پھوٹتی

خوشی کو بغور دیکھ رہا تھا۔ فاطمہ ٹپٹا کر اس کے سامنے سے ہٹ گئی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھے اسٹول پر بیٹھ کر گفٹ کھولنے لگی۔ حنین چلتا ہوا اس کے پاس آ کھڑا ہوا اور دوسرے لمحے وہ اس کے پاس نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ فاطمہ نے متحیر نظروں سے دھڑکتے دل کے ساتھ اسے دیکھا' آج تو اس کا ہر انداز ہی دھڑکنوں کو منتشر کر رہا تھا۔

''آ...... آپ نیچے کیوں بیٹھ گئے؟'' فاطمہ نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا۔

''میں پہنا دوں؟'' حنین نے ادھ کھلے پیکٹ کو اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے آفر کی تو فاطمہ کے اوسان خطا ہونے لگے۔

''یا اللہ! دعائیں اتنی جلدی قبول ہوتی ہیں کیا' یا یہ کوئی خواب ہے؟'' وہ زیر لب بڑبڑائی۔

''کک...... کیوں...... میرا مطلب ہے کیا...... کیا ہے اس میں؟'' بوکھلاہٹ عروج پر تھی کہ یہ کوئی خواب نہیں جیتی جاگتی حقیقت ہے۔

''تم نے ایک دفعہ بتایا تھا ناں کہ تمہیں پازیب اچھی لگتی ہے' مجھے کوئی تجربہ تو نہیں لیکن میں نے تمہارے لیے بطور عیدی یہ چھوٹا سا گفٹ لیا ہے۔'' حنین نے اس کے ہاتھ سے گیفٹ لیتے اس کو کھول کر انتہائی معصومیت سے بولا تو فاطمہ کو اس پر بے تحاشا پیار آیا اور مسرت سے لبریز جذبات کے ساتھ پازیب کو پُرشوق نظروں سے دیکھا۔ دوسرے پل نازک سے چپل سے پاؤں آزاد کیا اور حنین کے گھٹنے پر رکھا اور وہ پازیب کے ہکس سیٹ کر کے اس کو پہنانے لگا۔ فاطمہ کی نظریں اس پر جمی تھیں' چھوٹی سی ہک کو ٹائٹ کر کے وہ سرخرو ہوا تھا۔ فاطمہ نے جیسے ہی پاؤں نیچے رکھا' پازیب دغا دے گئی اس کے پاؤں سے نکل کر فرش پر گر گئی۔ حنین نے چونک کر دیکھا جبکہ فاطمہ اپنے قہقہہ کو ضبط کرنے کی کوشش میں گال لال کیے بیٹھی تھی۔

''یہ...... یہ کیسے گر گئی؟'' حنین حیرت سے بند ہکس کو دیکھ کر قدرے شرمندگی سے فاطمہ کو دیکھ کر اس سے پوچھنے لگا۔

''وہ اس لیے مائی ڈیئر سویٹ اناڑی پیا جی! کیونکہ یہ پازیب نہیں نیکلس ہے۔'' بے اختیار ہنستے ہوئے فاطمہ نے حنین کے ہاتھ سے لے کر ہکس کھول کر گلے میں پہنتے ہوئے کہا۔

''کیا...... یہ...... یہ کیسے؟'' فاطمہ نے چھوٹا سا ٹیگ اس کے سامنے کیا جس پر نیکلس لکھا تھا۔

''کوئی بات نہیں مجھے پتا ہے کہ......'' فاطمہ نے مسکراہٹ دبا کر شریر نظروں سے اسے دیکھا۔

''سوری یار! میں نے تو اپنے اناڑی پن کے الزام سے بری الذمہ ہونے کی پوری کوشش کی تھی پر......'' حنین سر کھجاتا ہوا اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

''ہاہاہا...... آپ اس الزام سے بری نہیں ہوسکتے' ہمیشہ ایسے ہی رہو گے۔'' فاطمہ ہنستے ہوئے بشاش لہجے میں بولی۔

''ویسے نیکلس بہت پیارا ہے۔'' فاطمہ آئینے میں اپنے عکس کو دیکھ کر گلے میں پہنے نیکلس کو دیکھ کر فراخ دلی سے تعریف کرتے ہوئے بولی تو حنین مسکرانے لگا۔

''چلو اب باہر سب کو عید مبارک بول دیں اور بھوک بھی لگ رہی ہے۔'' حنین اٹھ کھڑا ہوا اور اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر بولا۔ فاطمہ نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ اس کا ہاتھ تھام لیا اور دونوں قدم سے قدم ملاتے باہر نکل گئے۔

فاطمہ خوش تھی اور حنین بھی آسودہ مسکراہٹ کے ساتھ عید کے دن کو انجوائے کر رہا تھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو دل سے قبول کر لیا تھا۔ فاطمہ نے حنین کے اناڑی پن کو انجوائے کرنا شروع کر دیا تھا اور حنین اس کی باتوں پر کھل کر مسکرانے لگا تھا' اب یقیناً ہر دن عید کا سن ہی ہوگا۔